Regd: No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم جمعہ — فی پرچہ ۱؍

جلد ۳ | یکم شہادت ۱۳۲۸ ہش | یکم اپریل ۱۹۴۹ء | نمبر ۷۶

قومی رضاکار دفاع وطن کیلئے ایک آہنی دیوار کا کام دیں گے

میں خوش ہوں کہ قوم کی عسکری روح بیدار ہو چکی ہے

والاحضرت الحاج خواجہ ناظم الدین کی تقریر

لاہور ۳۱ مارچ۔ آج قصور کے ایک لاکھ مشتاقانِ دید کے مجمع میں ۲۵ ہزار قومی رضاکاروں اور چار سو پاکستان نیشنل گارڈ کے ارکان کی سلامی لینے کے بعد تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے گورنر جنرل والا حضرت خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ مجھے قصور سب ڈویژن کے قومی رضاکاروں کی اس شاندار جمعیت کو دیکھ کر بیحد مسرت ہوئی ہے۔ تقسیم نے اس سب ڈویژن کے بھی دو حصے کر دئیے تھے۔ پھر تقسیم کی وجہ سے حادثہ دونوں مملکتوں کے تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ کشمیر کے تنازعہ نے اس کشیدگی کو اور بھی بڑھا دیا۔ حتیٰ کہ ایک وقت یہ معاملات اس قدر نزاکت اختیار کر گئے کہ ملکی دفاع میں صف دوئم اور ملک کے اندرونی تحفظ کے لئے قومی رضاکاروں کی تنظیم عمل میں لائی گئی

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

ملک کیلئے مستقل تجارتی پالیسی وضع کی جا رہی ہے

کراچی ۳۱ مارچ۔ پاکستان کے وزیر صنعت و تجارت مسٹر فضل الرحمٰن نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت ملک کے لئے مستقل تجارتی پالیسی وضع کرنے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ آپ نے تاجروں سے اپیل کی کہ وہ حکومت سے زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔ اور ہمیشہ ملک کے مفاد کا خیال رکھا کریں۔

آپ نے اس امر پر بھی زور دیا کہ ہماری جو چیزیں بیرونی ممالک میں جاتی ہیں ان کا معیار بہت بلند ہونا چاہیئے اور کسی کو بھی شکایت کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ حکومت کو برآمد کے لئے مجبوراً لائسنس کا طریق جاری کرنا پڑا ہے مگر حکومت نے اس سلسلے میں بہت آسان قواعد بنا رکھے ہیں۔

شام میں انقلاب برپا ہونے کی وجہ

دمشق ۳۱ مارچ۔ شام کے سپہ سالار نے اعلان کیا ہے کہ شامی حکومت کی طرف سے شامی فوج کو ذلیل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی تھی۔ اس کے علاوہ عوام کا اعتماد بھی حکومت کو حاصل نہ تھا۔ اس لئے فوج نے حکومت کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینا ضروری سمجھا ہے۔ سپہ سالار نے مزید اعلان کیا ہے کہ اگر شام کے معاملات میں کسی بیرونی ملک نے مداخلت کی تو ہم اسے برداشت نہیں کریں گے اور اس کا مقابلہ کریں گے۔

اخبار احمدیہ

294

لاہور ۳۱ ماہ امان۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال علیل ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کی صحت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔ مگر ابھی کمزوری بہت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

وکیل المال صاحب تحریک جدید اطلاع دیتے ہیں کہ آج شام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ۳۱ مارچ تک تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے والے مخلصین جماعت کی فہرست دعائے خاص کے لئے پیش کر دی گئی

محترم نواب عبداللہ خانصاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ محترم نواب صاحب کو بخار بدستور زیادہ ہے چند دنوں سے ضعف بھی زیادہ ہے۔ دل کی حالت اور خون کا دباؤ پہلے جیسا ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اور اگر ممکن ہو تو اجتماعی دعاؤں کا انتظام فرما کر ممنون فرمائیں۔

گندم کی قیمت میں ایک روپیہ فی من کمی کر دی گئی

لاہور ۳۱ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گندم کی قیمتوں میں بتدریج کمی کرنے کی طے شدہ پالیسی کے ماتحت حکومت مغربی پنجاب بخوشی اعلان کرتی ہے کہ صوبائی ذخیروں کی گندم کی قیمت میں یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے مزید ایک روپیہ فی من کے حساب سے کمی کر دی گئی ہے۔ قیمت میں اس کمی کا نفاذ راشن شدہ علاقوں میں راشن کے آئندہ ہفتے یعنی اتوار مورخہ ۳ اپریل ۱۹۴۹ء سے قبل نہ ہوگا۔ قیمتوں میں مزید کمی کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے یہ ذخیرہ اندوزی ختم کرنے کے سلسلہ میں حکومت کی مسلمہ پالیسی کی ایک کڑی ہے

مرغیوں کی پرورش کے متعلق تجربات

لاہور ۳۱ مارچ۔ ملٹری پولٹری فارم لاہور چھاؤنی میں جسے محکمہ ویٹرنری نے حاصل کر رکھا ہے۔ مرغیوں کی پرورش سے متعلق پچھلے چھ مہینوں میں جو تجربے کئے گئے ہیں ان کی بنا پر مغربی پنجاب کے بسانوں کے لئے مرغی خانے قائم کرنے کا بڑا یا جزوی کاروبار مہیا ہونے کی توقع ہو سکتی ہے۔

فارم اس وقت پنجاب سول ویٹرنری کالج لاہور کے زیر اہتمام کام کر رہا ہے اور یہاں تقریباً چھ ہزار سرخ و سفید ولایتی مرغ موجود ہیں۔ مرغی خانہ میں اب تک تقریباً ایک لاکھ انڈے اور دس ہزار چوزے ہر سال نکالے گئے ہیں۔ ولایتی مرغوں کی یہ قسمیں پرائیویٹ طور پر مرغیوں کا کاروبار کرنے والوں کو سستے داموں پر مل سکتی ہیں۔ تاکہ یہ لوگ افزائش نسل کے لئے دیسی مرغوں کو جو اس صوبہ میں حیرت انگیز نشوونما پاتے ہیں استعمال میں لا کر دیسی مرغے مرغیوں کے انڈے اور قد و قامت میں ترقی کر سکیں۔ ویٹرنری کالج کے طالب علموں کیلئے یہ فارم مرغوں کی پرورش اور انکی بیماریوں کی تحقیق کے لئے تربیتی مرکز کا کام دیگا۔ پرائیویٹ طور پر مرغی خانے کھولنے کے سلسلہ میں تربیت دینے کے لئے تعلیم المبتدی جماعتیں جاری کرنے پر غور ہو رہا ہے۔

الحاج خواجہ ناظم الدین کراچی تشریف لے گئے

لاہور ۳۱ مارچ۔ الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان مغربی پنجاب سات روزہ دورہ کرنے کے بعد بذریعہ طیارہ لاہور سے کراچی روانہ ہو گئے اور سات بجے کراچی پہنچ گئے۔

مشرقی بنگال کی غذائی حالت تسلی بخش ہے

ڈھاکہ ۳۱ مارچ۔ مشرقی بنگال کی اسمبلی میں وزیر سول سپلائی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ رشوت ستانی اور بددیانتی کو دور کرنے کے سلسلے میں عوام کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔ اس کے بغیر رشوت ستانی دور نہیں کی جا سکتی۔

آپ نے غذائی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ گو صوبہ میں اناج کے ذخیرے ناکافی ہیں تاہم صوبے کی حالت اتنی ہی اچھی ہے جتنی کہ برعظیم ہند و پاکستان کے دیگر صوبوں کی

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بخیریت امریکہ پہنچ گئے

امیر البحر نمٹز پر اظہار اعتماد

نیویارک ۳۱ مارچ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بخیریت امریکہ پہنچ گئے ہیں آج آپ نے ایک بیان دیتے ہوئے امیر البحر مسٹر نمٹز پر اعتماد کا اظہار کیا اور فرمایا مجھے امید ہے کہ آپ کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کرانے کیلئے بہت موزوں ثابت ہوں گے۔ آپ نے کہا امیر البحر نمٹز کے گذشتہ کارناموں کو دیکھتے ہوئے میرا خیال ہے کہ آپ رائے شماری کے سلسلے میں کافی اختیارات حاصل کرنے پر زور دیں گے۔ تاکہ وہ کامیابی سے اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔

گلگت کی ریاستوں کے سردار کراچی میں

کراچی ۳۱ مارچ۔ گلگت کی تین ریاستوں کے سرداران دنوں کراچی آئے ہوئے ہیں۔ وہ مسٹر لیاقت علی وزیر اعظم اور ریاستی محکمہ کے سیکرٹری سے مل چکے ہیں۔ کل ان سرداروں نے قائد اعظم کے مزار پر پھول چڑھائے

ہونیوالے استصواب رائے میں جموں اور کشمیر کے دس فی صدی لوگ بھی ہندوستان کے حق میں رائے نہیں دیں گے

پشاور ۳۱ مارچ۔ مسٹر مہیر لال چٹوپادیائے ممبر ہندوستان دستور ساز اسمبلی نے جموں اور کشمیر میں ہونے والی استصواب رائے کے متعلق ایک رپورٹ حکومت ہند کو ارسال کی ہے۔ جس میں حکومت ہند کو بتایا ہے۔ کہ اگر جموں اور کشمیر میں استصواب رائے کیا گیا۔ تو وہاں کے دس فی صدی لوگ بھی ہندوستان کے حق میں ووٹ نہ دیں گے۔ یہ رپورٹ مسٹر سرت چندر بوس کے انگریزی روزانہ اخبار "نیشن" کلکتہ نے کسی قسم کے تبصرے کے بغیر اپنی ۱۹ مارچ کی اشاعت میں شائع کی ہے۔

افغانستان کی موجودہ حکمت عملی پر روس کے ایک اخبار کا سنسنی خیز تبصرہ

امریکہ پر شدید الزامات

ماسکو ۳۱ مارچ۔ روس کے مشہور جریدہ "نیو ٹائمز" نے اپنے ممالک خارجہ کی خبروں پر تبصرہ کرنے کے سلسلے میں ایک سنسنی خیز مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں جریدہ مذکور نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ امریکہ کے علمبرداران "جوع الارض" کی موجودہ کوششوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ افغانستان کی سرزمین کو بھی اپنی جنگی سرگرمیوں کے ساتھ وابستہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے وہ افغانستان کو بھی اسی طرح ایک جنگی اڈہ بنانے کے لئے مسلسل جد و جہد کر رہے ہیں۔ جس طرح اس وقت وہ دنیا بھر کے مختلف علاقوں کو اپنی جنگی سرگرمیوں کے اڈے بنا رہے ہیں۔ اگرچہ یہ علاقے ریاستہائے متحدہ امریکہ سے ہزاروں میل دور ہے۔ لیکن اس بعد المشرقین کے باوجود امریکہ ان میں شد و مد کے ساتھ شاطرانہ چالیں چل رہا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ امریکہ کی یہ چالیں اسی جنگی اور جارحانہ طریق کار کا ایک حصہ ہیں۔ جو امریکہ کے پیش نظر ہے۔ اور جس پر امریکہ تیزی کے ساتھ عمل پیرا ہے۔ جریدہ مذکور نے مزید لکھا ہے۔ دوسری طرف خود افغانستان لیڈر بھی اسی طریق کار پر کاربند ہوتے ہوئے افغانستان کے مستقبل کو خطرناک بنا رہے ہیں۔ امریکن جنگی چالوں کو کامیاب بنانے کے لئے جنگ کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ (ر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو تازہ رویا

فرمودہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۴۹ء

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

(۱)

فرمایا۔ کچھ دن ہوئے میں نے رویا میں دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ اور اس دالان میں سے نکلا ہوں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی کے آخری ایام میں رہا کرتے تھے۔ اور جس کے جنوب میں دار الفکر کا کمرہ لگتا ہے۔ جس میں سے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ میرے ساتھ ہی اس کمرہ میں سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی نکلے ہیں۔ پہلے حضرت خلیفہ اول رض اس رستہ کی طرف سے تشریف لے گئے۔ جس سے مسجد مبارک کے شمال مشرقی دروازہ کی طرف جاتے ہیں۔ اور میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ اس رستہ کے دروازہ کے پاس پہونچ کر حضرت خلیفہ اول رض مڑے۔ اور مجھے سینہ سے لگالیا اور میرے ماتھے کو آپ نے بوسہ دیا۔ اور پھر فرمایا۔

"الفضل سے فن کار کا تعلق تھا تو اور بات تھی اب اور بات ہے۔"

میں اس وقت سمجھتا ہوں کہ فن کار سے آپ کا اشارہ میری طرف ہے۔ اور یا تو آپ کا یہ اشارہ ہے کہ "الفضل" میں کچھ دنوں سے میرے مضامین شائع نہیں ہوئے۔ یا یہ کہ ابتدائی "الفضل" کی طرف اشارہ ہے۔ جب میں اس کا ایڈیٹر ہوا کرتا تھا۔

(۲)

میں نے دیکھا کہ ایک بڑا سا دالان ہے۔ اور میں اس میں ڈنٹر پیل رہا ہوں۔ میرے ڈنٹر پیلتے ہوئے اوپر سے کچھ لوگ آگئے۔ اور جیسے ظاہر میں ایسے موقعہ پر کچھ حجاب ہوتا ہے۔ میرے دل پر کچھ حجاب پیدا ہوا۔ لیکن میں ڈنٹر پیلتا رہا۔

اس رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ کے سامنے پھر کوئی اہم کام آنے والا ہے۔ جس کے لئے تیاری کی ضرورت ہے۔ کچھ اور رویا بھی تھیں مگر بوجہ اس کے کہ ایک لمبے عرصہ سے میری طبیعت خراب رہتی ہے۔ میں انہیں یاد نہیں رکھ سکا۔

ہائیکورٹ لاہور کا نیا جج

مسٹر ایم آر کیانی کا تقرر

لاہور ۳۱ مارچ۔ مسٹر ایم۔ آر کیانی کو عارضی طور پر ہائی کورٹ لاہور کا جج مقرر کیا گیا ہے۔ آپ یکم اپریل کو حلف وفاداری اٹھائیں گے۔

جاپان کو کچے لوہے کی برآمد

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ گذشتہ سال ہندوستان اور جاپان میں جو تجارتی پلان طے ہوا تھا۔ اس کے مطابق حکومت ہند جاپان کو کچا لوہا بھیجنے کے سلسلے میں ٹرانسپورٹ کی خاص سہولتیں دینے کے لئے اس معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ (و۔ ا۔ س)

ہند کی تجارت درآمد و برآمد

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ دسمبر ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والے ۹ ماہ کے عرصہ میں ہند نے غیر ممالک کو کل تین ارب تیرہ کروڑ اکتالیس لاکھ روپیہ کا مال برآمد کیا۔ اور تین ارب پچیس کروڑ اٹھاسی لاکھ روپے کا مال درآمد کیا (و۔ ا۔ س)

جوگجاکارتا میں بدامنی کا اعتراف

ہیگ ۳۱ مارچ۔ حکومت ہالینڈ نے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ انڈونیشین دار الحکومت جوگجاکارتا اور اس کے نواحی علاقے میں ابھی تک بدامنی پائی جاتی ہے۔ ڈچ گورنمنٹ نے بدامنی کی ذمہ داری وہاں کے عوام پر ڈالی ہے جو نظم و نسق اور قیام امن کے سلسلے میں حکومت سے تعاون نہیں کر رہے۔

ہندوستان کے ستاون بنک بند

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ تقسیم سے پہلے پاکستان کو اقتصادی طور پر دیوالیہ ہو جانے کے طعنے دینے والوں نے سرکاری طور پر یہ اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۹۴۸ء میں ہندوستان کے اپنے ستاون بنک بند ہو چکے ہیں۔ حالانکہ پاکستان میں آئے دن نئے بنکوں کا اجرا ہو رہا ہے۔

سزائے موت منسوخ نہیں کی جائیگی

ہند پارلیمنٹ میں پٹیل کا اعلان

دہلی ۳۰ مارچ۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں ہندوستان کے نائب وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت ہند سزائے موت کو منسوخ نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ سزائے موت منسوخ کرنے کے لئے ابھی یہ وقت مناسب نہیں۔ پٹیل نے مزید کہا۔ کہ حکومت اسے منسوخ کرنے کے سوال پر کافی عرصہ غور کرتی رہی ہے۔ لیکن ابھی اس کو قائم رکھنا ہی بہتر ہوگا۔

ضروری اعلان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے "ربوہ" ہالٹنگ (Halting) سٹیشن منظور ہو گیا ہے۔ جہاں ریل گاڑیاں تین منٹ کے لئے ٹھہرا کریں گی۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست جہاں کہیں سے بھی چلیں وہ "ربوہ" سٹیشن کا ٹکٹ طلب کریں۔ ربوہ کے لئے ٹکٹیں چھپ چکی ہیں۔ جو بڑے بڑے اسٹیشنوں سے طلب کرنے پر مل سکتی ہیں۔

اگر آپ کے قریب کے ریلوے اسٹیشن سے ربوہ کی ٹکٹ نہ مل سکے۔ تو ریلوے سٹاف کو کہا جائے۔ کہ ربوہ کی ٹکٹ بنا دیں۔ اس بارہ میں ریلوے کے محکمہ کی طرف سے تمام سٹیشن ماسٹروں کو ہدایت بھجوائی جا چکی ہے۔

(نظارت امور عامہ)

فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی

کے زیر اہتمام ڈاکٹر مظفر الدین صاحب قریشی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز سائنس کا مستقبل پاکستان میں کے موضوع پر وائی ایم سی اے ہال میں بروز ہفتہ بوقت ۵½ بجے شام تقریر فرمائیں گے سائنس میں دلچسپی رکھنے والے انگریزی دان احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری)

ضرورت رشتہ

میرا لڑکا عبد الرحمن احمدی قوم بھٹی راجپوت کنوارہ عمر ۲۰ سال خوبصورت اور سیرت سیونگ مشین کی ریپرنگ کا کام کرتا ہے۔ اور سنگر مشین کا ایجنٹ میانوالی میں ہے۔ ماہوار آمدن ۱۵۰/- روپے ہے۔ کنوارہ رشتہ درکار ہے۔

خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

مستری غلام حیدر فٹر انچارج احمدی لوکوشیڈ کندیاں ضلع میانوالی

روزنامہ الفضل
یکم اپریل ۱۹۴۹ء

695

قادیان میں احمدیوں کی واپسی کے متعلق ”شیر پنجاب“ کا اعتراض

سکھوں کے اخبار ”شیر پنجاب“ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس بیان کے متعلق جو قادیان کے متعلق شائع ہوا ہے ایک نوٹ نکلا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آپ نے پہلے تو یہ اعلان کیا۔ کہ وہ اور ان کے مرید جلد ہی قادیان واپس آجائیں گے۔ اور ہندوستان کے وفاداروں کی حیثیت سے واپس آئینگے لیکن جب پاکستان کے کچھ اخباروں نے انہیں لتاڑا تو خلیفہ صاحب نے پینترا بدل لیا۔ اور ایک لمبا چوڑا بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں تو پاکستان کا وفادار ہوں۔ البتہ جو لوگ امن قائم ہونے پر ہندوستان جائیں گے۔ یا جو احمدی ہندوستان میں رہتے ہیں۔ میں نے انہیں ہندوستان کا وفادار رہنے کا حکم دیا ہے

”شیر پنجاب“ کے ایڈیٹر صاحب ہمیشہ سے اس قسم کی باتیں کرنے کے عادی ہیں۔ وہ بسا اوقات بے سوچے سمجھے ایک مضمون لکھ دیا کرتے ہیں اور پھر اس پر پرائیویٹ طور پر اظہار معذرت بھی کر دیا کرتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں جو انہوں نے لکھی ہیں۔ دونوں ہی غلط ہیں۔ نہ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کہیں لکھا ہے۔ کہ میں اور میرے مرید جلد ہی قادیان واپس جائیں گے۔ اور نہ ان کی طرف منسوب کر کے ان لفظوں میں کوئی انٹرویو شائع ہوا ہے۔ اور نہ انہوں نے یہ بیان دیا ہے۔ کہ میں تو پاکستان کا وفادار ہوں۔ ہندوستان سے وفاداری کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو کچھ انہوں نے کہا۔ اور جو ان کی طرف منسوب کر کے نمائندہ برائٹ پریس نے شائع کیا وہ یہی تھا۔ کہ قادیان احمدیوں کا مقدس مقام ہے۔ اور وہ وہاں جانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ساری جماعت ایک گاؤں میں نہیں بسا کرتی پس اس بیان کے معنے یہی ہیں۔ کہ جو لوگ وہاں میں رہ کر کام کرنا چاہتے ہوں گے۔ یا جن کو قادیان میں رہ کر کام کرنے کا موقعہ ملے گا۔ وہ قادیان میں جائیں گے۔ یہ قادیان جانے والے دو قسم کے لوگ ہوں گے۔ ایک وہ جو مستقل طور پر ہندوستان کے باشندے ہوں گے یا ہو جائیں گے ظاہر ہے کہ قائد اعظم کے اعلان کے مطابق وہ ہندوستان کے وفادار ہو کر رہیں گے۔ دوسرے وہ جو عارضی طور پر جائیں گے۔ اور اصل میں وہ پاکستان یا اور کسی دوسرے ملک کے باشندے ہوں گے۔ وہ لوگ مسٹر گاندھی کے بیان کے مطابق لازماً اپنے ملک کے وفادار رہیں گے اس بیان کے سوا نہ کوئی اور بیان دیا گیا۔ نہ اس بیان کی تردید کی گئی۔ تردید ان غلط الزامات کی کی گئی تھی جو بعض اخبارات نے اپنے پاس سے گھڑ کر لگائے تھے۔ جس مسلمان نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بیان کی تردید کرنی ہو۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ قائد اعظم کے اعلان کی مخالفت کرتا ہے۔ اور جو ہندو اس پر اعتراض کرتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ مسٹر گاندھی کے اعلان کی تردید کرتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تو ایک ایسی سچی بات کہی تھی۔ جس پر مسٹر گاندھی کا بھی اتفاق ہے۔ اور قائد اعظم کا بھی اتفاق ہے۔ نہ مسلمانوں کے لئے اس پر اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش تھی۔ اور نہ ہندوؤں کو گنجائش ہے۔ لیکن جس شخص کی نیت خراب ہو یا ”شیر پنجاب“ کے ایڈیٹر کی طرح جو شخص انتہائی سادگی کی مرض کا شکار ہو۔ اس کا تو کوئی علاج ہی نہیں :

یہ دنیا کو کیا ہو گیا ہے؟

اس وقت دنیا کا کوئی فرد کوئی قوم نہیں ہے جو شاکی نہیں کہ نیکی دنیا سے اٹھ گئی ہے۔ اور اسکی جگہ بدی کا شیطان ہر طرف کامیاب ہو رہا ہے۔ وہ لوگ بھی جو نیک ہیں۔ اور وہ لوگ بھی جو شیطانی زنجیریں جکڑ چکے ہیں سب کے سب شاکی ہیں۔ فرد سے فرد الجھا ہوا ہے۔ اور قوم سے قوم دست و گریباں ہے سیاست کو تو محض فریب کاری محض مکر طرازی سمجھا ہی جا چکا ہے۔ تمام معاشرہ سر سے لے کر پیر تک آنا گندہ ہو چکا ہے۔ کہ اب حضرت انسان کے سامنے برائی کا دیوتا بھی دم مارنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ جو کام پردوں میں بھی کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا تھا۔ سر بازار کھلے بندوں کئے جا رہے ہیں۔ والدین کی پند و نصائح میں کوئی اثر نہیں رہا۔ کیونکہ خود ان کے ضمیر گمراہ بچوں کے طرفدار ہیں۔ دنیا بتدریج اخلاقاً ترقی معکوس کرتی چلی جا رہی ہے۔ سیاہ کاریوں کے غار کی تہ بس چند قلابازیوں کی ہی منتظر ہے

لیکن انسان پھر بھی انسان ہے۔ اس وقت کوئی فرد کوئی قوم نہیں جو شاکی نہیں۔ سب اپنی اپنی ماضی کی روشنیوں کی طرف نظر اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ کہ شائد کوئی افتادہ شعاع اس تاریک و تار فضا کو از سر نو چمکا دے۔ شائد کوئی چٹان آگے بڑھ کر ڈھلوان سے پھسلتی ہوئی انسانیت کو اتھاہ غار میں گرنے سے روک دے۔ ہندو پکارتا ہے ”ہے بنسری بجانے والے کنہیا گوپال بندرابن تیری فرقت میں اجاڑ ہو گیا ہے۔ چھیڑ دے پھر وہی راگ جس نے میدان جنگ میں ارجن کے من کو سہارا دیا تھا الاپ وہی گیت جس نے ایک چمار کو راجہ دریودھن پر فائق کر دیا تھا۔ ہے برہما کے اوتار آ آ پھر آجا۔ تیرا وعدہ ہے کہ جب جب دنیا میں بدی کا راج ہوتا ہے۔ تب تب میں آتا ہوں اور بدی کا ناش کرتا ہوں۔ آ۔ آج بدی کا راج ہے۔ اگر آج نہیں آئے گا۔ تو پھر تو کب آئے گا؟“

عیسائی چلاتا ہے۔

”اے خداوند تو نے وعدہ کیا تھا کہ جب دنیا میں مری پڑے گی۔ زلزلے آئیں گے۔ قومیں قوموں سے الجھیں گی۔ تو میں پھر اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ آسمان سے اترونگا۔ جو نشان تو نے اپنی آمد کے بتائے تھے۔ دنیا میں تمام ظاہر ہو چکے ہیں۔ اگر تو آسمان سے اب نہیں اترے گا تو پھر کب اتریگا؟“

مسلمان کہتا ہے۔

”اے خنزیر کو قتل کرنے والے اور اے صلیب کو توڑنے والے۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ ہو کر باطل کے خلاف جہاد کرنے والے تو چرخ چہارم سے کب دمشق کے مینار پر نازل ہوگا۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ سب نے قرآن پاک کی تعلیم کو چھوڑ دیا ہے۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ خنزیر ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں کیا تو دیکھتا نہیں کہ تمام دنیا کلیسا کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ اور ارض کے چپہ چپہ پر صلیب نصب کی جا رہی ہے۔ اگر تیرے نازل ہونے کا وقت آج نہیں تو پھر کب ہوگا؟ اور پھر اے مہدی موعودؑ تو کیوں ظاہر نہیں ہوتا۔ اب تو امی نبی کی امت چاروں طرف سے کفر کے نرغہ میں گھر چکی ہے۔ ٹھیک وہ نشانات زمین پر اور آسمان پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ جو نشانات تیری آمد کے قرآن کریم اور احادیث نبوی میں بتائے گئے ہیں۔ سب ماحول تیار ہے۔ مگر ایک تو ہے کہ ظاہر نہیں ہوتا۔ اے مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اتر۔ اے مہدی موعود جلد خروج کر۔ آخر ہم کب تک انتظار کریں؟“

اس طرح بدھ منتظر ہے کہ میتریا جلد آئے یہود کی نگاہیں اپنے شہزادہ نبی کی زیارت کے لئے ترس گئی ہیں۔ پارسی اپنے نبی کی راہ تک رہے ہیں۔ الغرض سب قومیں اپنی ماضی کی روشنیوں سے اس تاریک فضا کو روشن کرنا چاہتی ہیں۔ مگر نہیں کر سکتیں۔ سب افراد سب قومیں شاکی ہیں۔ دنیا بگڑ گئی۔ کرشن جی نہیں آتے۔ مری پڑ رہی ہے۔ مسیح علیہ السلام آسمان سے نہیں اترتے۔ خنزیر اور صلیب فروغ پا رہے ہیں۔ نہ ابن مریمؑ آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ نہ مہدیؑ خروج کرتے ہیں۔

اس وقت دنیا کا کوئی فرد نہیں کوئی قوم نہیں جو شاکی نہیں کہ نیکی دنیا سے بالکل اٹھ گئی ہے۔ اور ساری دنیا شیطانی زنجیروں میں گرفتار ہو چکی ہے۔ سب شاکی ہیں سب روشنی کی امید میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ مگر ان کو کچھ نظر نہیں آتا۔ سب آسمان کی آواز سننے کے لئے ہمہ تن گوش بنے ہوئے ہیں مگر ان کو کچھ سنائی نہیں دیتا۔

. . . .

آخر یہ تعطل یہ بحران کیوں ہے۔ یہ دنیا کو کیا ہو گیا ہے؟

. . . .

دیکھو! دیکھو!! زمین نے اپنے خزانے اچھال دیئے ہیں۔ آسمان اپنی برکتیں برسا رہا ہے سنو! سنو!!

آسمان بارد نشاں الوقت میگوید زمیں

شائد وہ آگیا ہے۔ جس کا تمام قوموں کو انتظار تھا۔ شائد نہیں یقیناً آچکا ہے۔

مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست

لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے سلسلہ کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے۔ جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔

(وکیل التبشیر)

لفظ توفی کے معنے

(از مکرم مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل۔ لائلپور)

(۱) اللہ تعالےٰ نے ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء میں سے صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نام لے کر ان کی وفات کا ذکر قرآن پاک میں کیا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کو معلوم تھا کہ آخری زمانہ میں مسلمان حیات مسیح کے غلط عقیدہ پر قائم ہو جاویں گے۔ اور صلیبی مذہب کی اشاعت میں یہ عقیدہ امداد دے گا۔ چنانچہ اس غلط عقیدہ کی وجہ سے لاکھوں مسلمان ہمارے ملک سے عیسائیت کا شکار ہو گئے تو اللہ تعالےٰ نے عیسائیت کے اس حملہ کو روکنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسر صلیب کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے اعلان کیا کہ ؎

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم

اور قرآن کریم کی تیس آیات سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔ جس سے صلیبی مذہب کا قلعہ پاش پاش ہو گیا۔ کیونکہ نہ مسیح صلیب پر مرا نہ قتل ہوا۔ نہ کفارہ رہا نہ تثلیث باقی۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے لعنتی موت سے بچا کر آپ کو طبعی موت سے وفات دی۔ جس کا ذکر فلما توفیتنی میں ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام قیامت کے دن خود اقبال کریں گے کہ اے میرے اللہ جب تو نے مجھے طبعی موت دے دی تو تو ان کا نگہبان تھا میری زندگی میں یہ عیسائی لوگ جو مجھے خدا بناتے ہیں۔ نہیں بگڑے تھے۔

ہمارے اور ہمارے مخالف علماء کے درمیان یہی لفظ توفی زیر بحث رہا ہے۔ جسکے معنے طبعی موت کے ہیں۔ اور ان معنوں پر امت محمدیہ کا اجماع رہا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر ایک قوم کا ان معنوں پر اجماع نہ ہوتا تو کیوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک جو تیرہ سو برس گذر گئے۔ یہ معنی تفسیروں میں درج ہوتے"

(ازالہ اوہام ص۲۶۸)

مگر ہمارے زمانہ کے علماء ان معنوں سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ آج ۲۷؍۳؍۴۹ کا واقعہ ہے۔ کہ میں اپنے ایک دوست ملک فیض اللہ صاحب بی اے سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور جو ایک علم دوست آدمی ہیں کی لائبریری دیکھنے گیا۔ تو ان کے پاس ایک مترجم قرآن کریم کا قلمی نسخہ دیکھا جو آج سے چار پانسو سال قبل کا لکھا ہوا ہے۔ یہ نسخہ میر علی شیر نوائی وزیر اعظم سلطان حسین کے لئے لکھا گیا تھا۔ جن کا عہد سلطنت ۸۷۲ھ سے ۹۱۲ھ ہجری تک ہے۔ اس زمانہ کے علماء نے اس قرآن پاک کے نسخہ کو ۹۰۹ھ ہجری میں لکھانا شروع کیا اور ۹۱۱ھ ہجری میں ترجمہ قرآن کا کام مکمل ہوا۔ اس نسخہ میں سرخ سیاہی سے فارسی رسم الخط میں تحت اللفظ ترجمہ لکھا ہوا ہے۔ اس نسخہ پر اس زمانہ کی خوشنویسی ختم ہے۔ یہ نسخہ ملک صاحب کو دہلی سے ملا ہے۔ اس کے بعض اوراق یورپین ممالک کے سیاح رسم الخط کے نمونے کے طور پر اپنے ساتھ لے گئے ہیں اور باقی حصہ ان کے پاس موجود ہے

جب ہم یہ نسخہ دیکھ رہے تھے تو میں نے کہا ملک صاحب۔ اس میں توفی کے معنے دیکھیں۔ کہ اس زمانہ کے علماء نے کیا کئے ہیں۔ اس پر جب سورۃ مائدہ کا آخری رکوع نکالا گیا تو اس میں یہ ترجمہ درج تھا۔

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم
پس چوں۔ بمیرا نیدی مرا بودی تو نگاھبان بر ایشاں

اس میں توفی کے معنے "بمیرانیدی مرا" لکھے ہیں۔ جس کے معنے ہیں "تو نے مجھ کو مار دیا" یہ قرآن کریم کا نسخہ ملک صاحب کے پاس موجود ہے۔ جو صاحب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔ اور اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے یہ نسخہ بڑی محنت اور کوشش کے بعد حاصل کیا اور پھر اسکے اوراق بوسیدہ کو جمع کر کے جلد بندی کرا دی۔ یہ اسلئے ہوا کہ تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہادت وفات مسیح ناصری کے مسئلہ کے متعلق جو تین صدی قبل کے علماء نے ۴ لکھ رکھی تھی وہ محفوظ رہ جائے۔ سو الحمد للہ کہ یہ شہادت ہمارے غیر احمدی علماء کے ایک دوست کے پاس موجود ہے۔ جو ہر طالب حق کو دکھانے کو تیار ہیں۔ کیا اب وقت نہیں آیا کہ علماء اپنے اس غلط عقیدہ پر نظر ثانی کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر غور کریں۔

"اے حضرات مولوی صاحبان جب کہ عام طور پر قرآن شریف سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی ہے اور ابتداء سے آج تک بعض اقوال اصحابہ اور مفسرین بھی اس کو مارتے چلے گئے ہیں۔ تو اب آپ لوگ ناحق کی ضد کیوں کرتے ہیں۔ کہیں عیسائیوں کے خدا کو مرنے بھی تو دو۔ کب تک اسکو حی لایموت کہتے چلے جاؤ گے۔ کچھ انتہا بھی ہو"

(ازالہ اوہام ص۲۶۹)

جرمنی میں احمدیہ تبلیغی مشن

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب واقف زندگی۔ زیورک)

ایک خبر جرمنی میں احمدیہ تبلیغی مشن کے متعلق "سٹار" ایجنسی کیطرف سے اخبار "الفضل" میں شائع ہوئی ہے۔ اخبار "ڈان" نے بھی اس اطلاع کو چھاپا ہے اس ضمن میں خاکسار ایک پہلو کی وضاحت کرنا چاہتا ہے۔ نیز یہ سطور اس غرض کے لئے بھی لکھی جا رہی ہیں تا ایک تاریخی غلطی کے واقع ہونے کا امکان نہ رہے۔ میں نے یہ نوٹ اسلئے لکھنا اسلئے بھی ضروری سمجھا کیونکہ گذشتہ دو سال سے جرمنی میں تبلیغ اسلام کے ساتھ خاکسار کو ایک گہرا تعلق حاصل رہا ہے۔ اس عرصہ میں خاکسار کو وہاں کے احمدی افراد سے فرداً فرداً ملکر ان کی تعلیم و تربیت کے مواقع نصیب ہوئے۔ جسے میں محض خدا تعالےٰ کا فضل یقین کرتے ہوئے بطور تحدیث نعمت کے بیان کرتا ہوں۔

یہ بات درست نہیں ہے کہ جرمنی میں مشن اب یا آج سے دو سال قبل جاری ہوا۔ ہم نوجوان خواہ اپنے آپ کو خواہ کتنا ہی خوش قسمت سمجھیں کام کے نتائج کے لحاظ سے خواہ ہم اپنے آپ کو کتنے ہی موافق حالات میں پائیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جرمنی میں مشن کی ابتداء ۱۹۲۲ء میں ہوئی اور سلسلہ کے دو بزرگوں کو اس ملک میں اسلام کے نام کو بلند کرنے میں پہل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میری مراد مکرم محترم مولوی مبارک علی صاحب اور مکرم محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے سے ہے۔ تاریخ احمدیت کے اوراق ان قابل قدر وجودوں کے نام سے زینت حاصل کرتے رہیں گے اور جرمنی میں تبلیغ کی ابتداء کا سہرا ابد تک ان کے سر پر رہے گا۔ اس فخر کو ان سے خدائی دین کو کوئی نہیں چھین سکتا۔ خواہ بعد میں آنے والے ان کے کام سے سینکڑوں گنا زیادہ کام کرنے کی توفیق پائیں گے۔ ہم نوجوان ہیں۔ اور لازمی طور پر جسمانی لحاظ سے اپنے سن رسیدہ مبلغین کی نسبت زیادہ قوت پاتے ہیں۔ لیکن اسکے برعکس ہم ان دو نہایت ہی اہم نعمتوں سے محروم ہیں۔ الا ماشاء اللہ جو علم اور تجربہ کہلاتی ہیں۔ ہمارے بزرگوں کو ان دونوں سے خوب حصہ ملا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۴۷ء کی شب کو مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین نے خاکسار کو مجلس عرفان کے دوران میں جب یورپ کے لئے پاسپورٹ تیار کرانے کی ہدایت فرمائی تو اس کے ساتھ ہی ملک مکرم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو فرمایا کہ وہ بھی اپنا پاسپورٹ بنوا لیں۔ تا جب جرمنی میں مشن کے دوبارہ کھولنے کا موقعہ ملے تو وہ نوجوان مبلغین کے ساتھ جا کر ان کی رہنمائی کر سکیں۔

یورپ میں مختلف مقامات پر مشن قائم ہیں اور بعض ان میں سے بہت پرانے ہیں۔ لیکن خدا کی کسی مخفی حکمت کے پیش نظر یہ خصوصیت صرف جرمنی کو ہی حاصل ہوئی کہ اول غیر معمولی حالات میں وہاں احمدیت قائم ہوئی دوئم قلیل عرصہ میں سرعت رفتاری سے اس نے ترقی کی سوئم وہاں کے نو مسلم۔ احباب نے احمدیت کو صدق دل سے قبول کر کے اپنے آپ کو اسلامی قوانین کے تابع بنانے میں ایک ایسا جوش دکھایا جو دوسروں کے لئے نمونہ ہے۔ چہارم یہ احمدی احباب نماز سیکھتے اور ادا کرتے ہیں اور ان کے اندر دین کو سمجھنے اور سیکھنے کا جذبہ شدید طور پر پایا جاتا ہے۔ پنجم انہوں نے با قاعدگی سے چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ ششم ان کے اندر اسلام کو پھیلانے کی شدید خواہش پائی جاتی ہے۔ ہفتم بعض نے ان میں سے تبلیغ اسلام کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ اس چھوٹی سی جماعت کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اسمیں ہر عمر کے افراد پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان وجودوں کو دین و ایمان کی نعمت سے زیادہ سے زیادہ حصہ دے اور ان کو اسلام و احمدیت کیلئے ہر لحاظ سے مفید بنادے۔ آمین۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تمام نیکیوں کی جڑ اخلاق ہے

اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔ جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے۔ وہ رفتہ رفتہ بے خبر ہو جاتے ہیں۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے۔ زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے۔ اسٹرکینیا بھی کام آتا ہے۔ اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ مگر انسان جو اخلاق فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رساں ہستی نہیں بنتا ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی کام بھی نہیں آسکتا۔ مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آجاتی ہیں۔ اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی اور یہی وہ مقام ہوتا ہے۔ جہاں انسان بل ھم اضل کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے۔ کیونکہ نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔

(الحکم جولائی ۱۹۰۰ء)

مشرقی افریقہ کے طول و عرض میں تبلیغ احمدیت کے خوشکن نتائج

احمدی مبلغین کی مساعی جمیلہ سے بہت سے افراد داخل سلسلہ ہوئے

ماہ فروری کی تبلیغی رپورٹ

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر واقف زندگی

انفرادی تبلیغ

ماہ جنوری میں جملہ مبلغین مشرقی افریقہ اپنے اپنے علاقوں میں انفرادی تبلیغ میں مصروف رہے۔ یوگنڈا میں جنجہ اور اس کے مضافات میں مولوی نور الحق صاحب انور اور چوہدری عنایت اللہ صاحب نے مختلف دیہات کا دورہ کرکے قریباً ۷۵ افراد کو احمدیت کے پیغام سے روشناس کرایا۔ کسموں ریزیڈو (کینیا) میں مولوی محمد منور صاحب اور مولوی سید ولی اللہ شاہ صاحب مصروف عمل رہے۔ دونوں نے مجموعی طور پر ۲۸۰ میل سفر کرکے ۱۸ مقامات کا دورہ کیا۔ اور ۷۱۴ افراد کو مارکیٹوں۔ گھروں۔ ہوٹلوں اور دیگر اجتماعات میں پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ نیروبی میں مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل متعدد بار افریقن آبادی میں جاکر فرداً فرداً تبلیغ کرتے رہے۔ اروشہ میں مولوی عبد الکریم صاحب شرما نے ۲۳۲ میل سفر کرکے آٹھ مقامات کا دورہ کیا اور ستر افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ "موشی" کے مضافات میں آپ نے مختلف یورپین و افریقن پادریوں سے تبادلہ خیالات بھی کیا۔ جس کے نتیجہ میں کافی لوگ احمدیت کے پیغام سے واقف ہو گئے۔

حکیم محمد ابراہیم صاحب نے ٹانگا پراونس میں ۱۱۰ میل سفر کرکے ۱۵۵ افراد کو تبلیغ کی۔ لنڈی علاقہ میں مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر سرگرمی سے تبلیغی جدوجہد میں مصروف رہے اور ۵۰ میل سفر کرکے ۱۱۵ افراد کو تبلیغ کی۔ اس علاقہ میں لوگوں نے احمدیت کی مخالفت بھی کی لیکن خدا کے فضل سے مولوی بشیر صاحب پوری کوشش سے تبلیغ میں مصروف ہیں۔ خاکسار نے ٹبورا کے مضافات میں ۸۳ میل سفر کرکے ۱۲۶ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ہمارے مقامی افریقن مبلغین بھی اپنے اپنے حلقوں میں تندہی سے تبلیغ میں مصروف رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انفاس قدسیہ کی برکت سے ان میں وہ طاقت پیدا ہو چکی ہے کہ وہ اشاعت دین حقہ میں خاص لذت محسوس کرتے ہیں اور پیغام حق پہنچانے میں کسی سے ترساں نہیں۔ چند دن ہوئے کسموں ریزیڈو میں ہمارے ایک افریقن مبلغ کی ایک کیتھلک یورپین پادری سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو میں ہمارے مبلغ نے کہا کہ آپ لوگ عمداً ہمارے افریقن بھائیوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ورنہ جو کچھ آپ انہیں سمجھانا چاہتے ہیں وہ آپ کے اپنے نزدیک بھی درست نہیں ہے اور آپ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ اگر آپ فی الواقع اپنے موجودہ دین اور عقائد کو صحیح سمجھتے ہیں، تو خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اعلان کریں کہ آپ کے موجودہ عقائد درست ہیں اور اگر درست نہ ہوں تو خدا تعالیٰ کا غضب آپ پر نازل ہو۔ یہ حلف آپ بھی اٹھائیں اور میں بھی اپنے عقائد کے متعلق اٹھاتا ہوں۔ لیکن اس پادری نے دیا کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں افریقن عیسائیوں پر ایک خاص اثر پڑا۔

اس چھوٹے سے واقعہ سے اس ایمانی جرأت اور دینی جوش کا پتہ چلتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے۔ ورنہ افریقہ کے احوال کو دیکھتے ہوئے یہ باور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی سیاہ فام افریقن کسی یورپین پادری کو اپنے مذہبی عقائد کے بارہ میں یوں للکار سکتا ہے۔

تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ موروگورو۔ ٹانگا۔ لشوٹو اور اروشہ کے دورہ پر گئے۔ دوران سفر میں بعض دیگر امور ضروریہ کی انجام دہی کے علاوہ آپ نے لشوٹو میں تین تقاریر کیں۔ پہلی تقریر عام پبلک میں کی۔ دوران تقریر میں حاضری پانصد کے قریب تھی۔ سامعین میں افریقن کے علاوہ یورپین اور انڈین بھی شامل تھے۔

دوسری تقریر گورنمنٹ افریقن اسکول لشوٹو کے پونے دو صد طلبا میں اسلام کی تعلیم کے زیر عنوان کی۔ اسی طرح لشوٹو کے انڈین مسلمانوں کے اجتماع میں ایمان باللہ کی ضرورت کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ نیروبی میں عنایت اللہ صاحب خلیل نے احمدی مستورات کے درمیان پردے کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ اسی طرح کسموں ریزیڈو کے افریقن کی ایک ماہانہ میٹنگ مولوی محمد منور صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں افریقن مبلغین نے مختلف تبلیغی مواضیع پر تقاریر کیں۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

جنجہ (یوگنڈا) کی احمدیہ جماعت نے ۲۷ فروری کو یوم سیرت پیشوایان مذاہب منایا۔ ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ تاکہ لوگ مختلف بانیان مذاہب کے حالات زندگی کا بیک وقت مطالعہ کرکے ان سے اخوت کا عالمگیر سبق حاصل کریں۔ جلسہ کا اعلان بذریعہ اشتہارات کیا گیا اور مختلف غیر مسلم مقررین کو تقاریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب نہایت کامیاب رہی۔

جیلوں میں تبلیغ

ٹبورا۔ ٹانگا اور اروشہ کی جیلوں میں کافی عرصہ سے تبلیغی اور تربیتی کام جاری ہے۔ ٹبورا میں خاکسار ٹانگا میں حکیم محمد ابراہیم صاحب اور اروشہ میں برادرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما ہر اتوار کو تبلیغ کے لئے جیلوں میں جاتے ہیں۔ اور قیدیوں کو تبلیغی و تربیتی امور بتاتے ہیں۔ اس ماہ چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی نے جنجہ کی جیل میں بھی کام شروع کر دیا ہے۔

تقسیم لٹریچر

افریقہ میں اشتہارات تبلیغ کا ایک مفید اور موثر ذریعہ ہیں۔ کیونکہ افریقن لوگوں کی طبائع میں یہ چیز داخل ہے۔ کہ وہ ہر اشتہار کو خود پڑھتے ہیں۔ دوسروں کو پڑھنے کے لئے دیتے ہیں۔ اور سالہا سال تک سنبھال کر رکھتے ہیں۔ اس طرح اشتہارات تبلیغ کے لئے بہت زیادہ ممد معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ اس لئے سواحیلی۔ جلو دیو گنڈی اور چند اور زبانوں میں اشتہارات شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور ہمارے مبلغین ریلوے اسٹیشنوں۔ بسوں کے اڈوں۔ اسکولوں۔ مارکیٹوں کھیل کے میدانوں۔ دیہاتوں اور شہروں میں اشتہارات تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی نور الحق صاحب انور نے دو صد۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب نے یکصد۔ مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل نے پانصد۔ مولوی محمد منور صاحب نے چھ صد۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب نے پانصد۔ مولوی عبد الکریم صاحب شرما نے ۱۰۴ اور حکیم محمد ابراہیم صاحب نے ۳۰ اشتہارات تقسیم کئے۔ مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر نے احمدیت کے عقائد اور مخالفین کے اعتراضات بمع جوابات کی سائیکلو کاپیاں ٹائپ کرکے رسالہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق (سواحیلی) کے ساتھ چسپاں کرکے چیدہ چیدہ افریقنز میں تقسیم کیں۔

درس و تدریس

تبلیغی جدوجہد کے ساتھ ساتھ تربیتی اغراض سے سلسلہ درس و تدریس بھی جاری رہا۔ نیروبی میں مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل۔ ٹانگا میں حکیم محمد ابراہیم صاحب اور ٹبورا میں خاکسار روزانہ صبح و شام حدیث و قرآن کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا درس بھی دیتے رہے۔ مولوی نور الحق صاحب انور اور مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر بھی چند نو مبائعین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور بعض دیگر مسائل سمجھاتے رہے۔ مولانا خلیل صاحب نیروبی میں روزانہ مستورات کو ترجمہ قرآن مجید اور بارہ بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھاتے رہے۔ اسی طرح ٹبورا میں بھی بچوں کو اردو اور چھوٹے چھوٹے اسلامی مسائل سکھائے گئے۔

متفرقات

احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ نے حال ہی میں انگلستان سے ایک چھوٹا پرنٹنگ پریس منگوایا ہے۔ تاکہ فی الحال چھوٹے پیمانے پر اپنے پریس کو جاری کیا جائے۔ اور بعد میں جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو۔ اور حالات مساعدت کریں۔ تو اس کام کو ترقی دی جائے۔ پرنٹنگ اور کمپوزنگ کا کام سیکھنے کے لئے ہمارے افریقن مبلغ معلم امری عبیدی کو دار السلام بھیجا گیا۔ چنانچہ وہ سیکھ کر واپس آ چکے ہیں۔ اور کام شروع کر دیا ہے۔

مکرم رئیس التبلیغ صاحب دار السلام سے فارغ ہو کر اروشہ پہنچے۔ جہاں پر انہوں نے مشن کی تجارتی دکان "یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی" کے حسابات کا جائزہ لیا۔ اس سفر میں آپ نے ۳۶ ملاقاتیں کیں۔ جن میں بعض علاقوں کے چیفس اور دیگر معززین شامل ہیں۔ اور تبلیغی اغراض سے بعض نئے علاقوں کا سروے بھی کیا۔

بیعت

ماہ فروری میں خدا کے فضل و احسان سے ۲۶ نئے افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جن میں سے ۹ جنجہ یوگنڈا ۱۴ کسموں ریزیڈو۔ اور تین لنڈی کے علاقہ کے باشندے ہیں۔ احباب ان کی استقامت اور زیادتی ایمان کے لئے دعا فرمائیں۔

بالآخر بزرگان سلسلہ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مبلغین کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمیں اپنے دین کی خدمت کے لئے بیش از پیش مواقع عطا فرمائے۔ آمین۔

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول

سکول ہذا میں اوورسیر کلاس کے داخلہ کے متعلق تفصیلی اطلاع الفضل مورخہ ۱۵/۳/۴۹ میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں چند اہم امور پیش کرکے احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اس سال مخصوص حالات کی وجہ سے جو موقع میسر ہے۔ اس سے احباب جماعت کو کما حقہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہماری جماعت کے نوجوان ۱۹۴۶ء میں ۲½ فی صدی۔ ۱۹۴۷ء میں ۳ فی صدی اور ۱۹۴۸ء میں ۳ فی صدی کی تعداد میں سکول ہذا سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس سال نوجوانوں کو کم از کم ۱۲½ فی صدی کی رفتار میں آنا چاہیئے۔ ورنہ سمجھا جائیگا۔ کہ دوست انجینئرنگ کی طرف سے غافل ہیں۔ ان دنوں جو لڑکے دسویں کا امتحان دے رہے ہیں۔ وہ مشغول ہونے کی وجہ سے غافل ہیں۔ ان کے والدین کو چاہیئے۔ کہ خود ہمت کرکے درخواستیں مکمل کرا کے بھجوا دیں۔ اور امتحان کے بعد تیاری کروا دیں۔ چونکہ امتحان مقابلہ میں صرف دو مضامین ڈرائنگ اور حساب ہوں گے۔ اس لئے تیاری چنداں مشکل نہیں۔ یاد رہے۔ کہ یہاں کا کورس دو سال کا ہے۔ ۱۰ اچھے لڑکوں کو ۳۰ روپے ماہوار وظیفہ بھی ملتا ہے۔ مستحقین کو سکول کے مسجد فنڈ سے قرضہ حسنہ بھی ملتا ہے۔ بعض لڑکے ڈسٹرکٹ بورڈز سے کوشش کرکے وظیفہ حاصل کر لیتے ہیں۔ یہاں سے پاس ہونے کے بعد اوورسیر کا موجودہ گریڈ -/۹۰ سے شروع ہو کر -/۲۷۵ تک جاتا ہے۔ امید ہے کہ یہ گریڈ عنقریب -/۱۲۵ سے شروع ہوگا۔ اور -/۳۵۰ تک جائیگا۔ جس قدر لڑکے پاس ہوتے ہیں۔ سب کے سب ملازم ہو جاتے ہیں۔ یہاں ماہوار کھانے کا خرچ -/۳۰ روپے کے قریب ہوتا ہے اور فیس پہلے سال -/۳۰۰ روپیہ اور دوسرے سال -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ کتب اور سامان وغیرہ پچاس روپیہ۔ میں احباب سے پرزور درخواست کروں گا کہ کوشش کرکے اس سال زیادہ سے زیادہ تعداد میں نوجوانوں کو بھجوائیں۔ اگر کوئی دوست مجھ سے کچھ دریافت کرنا چاہیں۔ تو جوابی خط ارسال کریں۔

(سردار بشیر احمد انجینئرنگ سکول رسول)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جماعتوں کو انتباہ

چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کی رفتار بہت ہی سُست ہے

جماعتوں کو اپنے فرائض سمجھتے ہوئے فوری طور پر چندہ بھجوانا چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۵ مارچ ۱۹۵۹ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے مخلصین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کی رفتار نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور جس نسبت سے یہ چندہ آرہا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جماعت اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی سے کام لے رہی ہے۔

حضور نے اس سلسلہ میں ان اخراجات کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔ جو اس سال ربوہ میں جلسہ کے انعقاد کی وجہ سے جماعت پر پڑ رہے ہیں۔ اس طرح مہمانوں کی رہائش کے لئے جو عارضی مکانات بنائے جانے والے ہیں۔ ان اخراجات کا تخمینہ پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ان عارضی مکانات کی تعمیر پر بیس ہزار کے قریب خرچ کا اندازہ ہے۔ لیکن مجھے تعجب اور افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک صرف ½۱۸ ہزار روپیہ چندہ آیا ہے۔ گویا مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے جو عارضی شیڈ بنائے جانے والے ہیں۔ ان پر جس خرچ کا اندازہ ہے اس سے بھی ½۱ ہزار روپیہ کم آیا ہے۔ گذشتہ سالوں میں جماعت کے اندر یہ سستی نہیں پائی جاتی تھی۔ قادیان میں جب جلسہ ہوتا تھا۔ تو گو اس وقت بھی اخراجات کے مقابلہ میں آمد میں کسی قدر کمی رہتی تھی۔ مگر وہ کمی بہت تھوڑی ہوا کرتی تھی۔ اس وقت ۷۰۔۸۰ ہزار کے قریب چندہ ہوا کرتا تھا۔ اور ۹۰ ہزار کے قریب خرچ ہوا کرتا تھا۔ مگر اس دفعہ جب کہ ہم نے رہائش کے لئے مکانات بھی بنانے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ۷۰۔۸۰ ہزار چندہ ہوتا۔ اس وقت تک ۱۸ ہزار روپیہ چندہ آیا ہے۔ جو ایک افسوسناک امر ہے۔

حضور نے فرمایا۔ حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جب جماعتوں اور افراد سے اُن کی ماہوار آمد کا اندازہ منگوایا گیا تھا۔ تو اس وقت جو ادھورا اور ناقص اندازہ جماعت کی آمد کا لگایا تھا۔ وہ ۱۳ لاکھ تھا۔ یہ اندازہ کسی صورت میں بھی درست نہیں تھا۔ ہماری جماعت کی ماہوار آمد کم از کم ۲۵۔۳۰ لاکھ روپیہ ہے۔ لیکن ان تیرہ لاکھ کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی اگر دس فی صدی کے حساب سے چندہ لگایا جائے۔ تو ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ جلسہ سالانہ کے لئے آنا چاہیئے تھا۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ جماعت میں کچھ کمزور بھی ہوتے ہیں۔ جو پورا چندہ نہیں دے سکتے۔ اور اس کا صرف ۵ فیصدی شمار کیا جائے۔ تب بھی ۶۵ ہزار چندہ جلسہ سالانہ آنا چاہیئے تھا۔ اور اگر ½۲ فی صدی بھی شمار کیا جائے۔ تو ½۳۲ ہزار روپیہ آنا چاہیئے تھا۔ مگر آیا صرف ½۱۸ ہزار روپیہ ہے۔ جماعت کو یہ غفلت جلد سے جلد دور کرنی چاہیئے۔ اور جلسہ سالانہ پر جو بالکل قریب آگیا ہے۔ فوری طور پر انہیں اپنا چندہ بھجوانا چاہیئے۔ تاکہ ضروری اخراجات

بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

کثرت سے احباب دریافت کر رہے ہیں کہ سکول اور بورڈنگ کے اخراجات کیا ہیں۔ تاکہ وہ اپنے بچوں کو اپنے اُس ادارے میں داخل کرا سکیں۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود رکھی تھی۔ یہ بہت خوش کن جذبہ ہے۔

جملہ احباب کی اطلاع کے لئے مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) جماعت اول تا ہشتم تک بیس روپیہ ماہوار (۲) جماعت ہائے ۲۵ روپیہ سے ۳۰ روپیہ تک ان ہردو رقوم میں ماہوار فیس سکول۔ فیس بورڈنگ۔ خرچ خوراک۔ دھوبی حجام اور معمولی سٹیشنری شامل ہیں۔ دودھ و غیرہ خرچ اس کے علاوہ ہے۔ البتہ ابتداء میں کتابوں وغیرہ کا خرچ مزید ہو جاتا ہے۔

سکول ۲۰ اپریل کو کھل رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ بچوں کو جلد بھجوا دیں۔ تاکہ ان کا حرج نہ ہو نیز اپنے ساتھ چارپائی (اگر ممکن ہو سکے) ٹرنک۔ گلاس تھالی لائیں۔

نوٹ:۔ سابق بورڈران کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی بقایا جات اور آئندہ اخراجات کے لئے رقوم لیتے آئیں:۔ (سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس)

درخواست دعا

خاکسار آٹھ نو روز سے شدید کمر درد اور بخار میں مبتلا ہے۔ یہ تکلیف ذیابیطس کی وجہ سے ہے۔ نیز درد اور بخار کی سخت تکلیف ہے۔ عرض پرداز ہوں کہ اس عاجز کے لئے درد دل سے دعا فرمائی جائے۔ (خاکسار عطاء اللہ ایڈووکیٹ)

باہمی اتحاد کی غرض سے کونسل آف یورپ کی تشکیل

لندن کانفرنس کا اہم فیصلہ

لندن ۳۰ مارچ:۔ برطانیہ۔ فرانس۔ بلجیم۔ ہالینڈ۔ لکسمبرگ۔ ڈنمارک۔ آئرلینڈ۔ اٹلی۔ ناروے اور سویڈن کے نمائندوں کی ایک کانفرنس نے دو دن کی بحث کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ یورپی ممالک کی ایک کونسل بنائی جائے۔ جہاں تک کونسل کی عملی تشکیل کا تعلق ہے۔ اس میں ذرا دیر لگے گی۔ کیونکہ تفصیلات طے کرنے کی غرض سے کانفرنس ابھی تک جاری ہے۔ اس کونسل کی تشکیل ایک بے نظیر تاریخی واقعہ ہے۔

یورپ میں علاقہ وار روابط کی کئی صورتیں موجود ہیں ان سب کے مقاصد الگ الگ ہیں۔ لیکن کونسل آف یورپ کسی خاص مادی مقصد سے نہیں۔ بلکہ صرف اتحاد کی غرض سے قائم کی جا رہی ہے۔

کئی لوگوں نے اُمید ظاہر کی ہے۔ کہ یہی کونسل مستقبل میں ریاست ہائے متحدہ یورپ کی حکومت اور پارلیمنٹ کی شکل اختیار کر لے گی۔ بہرحال یہ ابھی دور کی بات ہے اور اس نئے ادارے کو ابتدا ہی میں اتنے بوجھ اپنے اوپر نہیں لینے چاہئیں۔ کہ جو برداشت نہ ہو سکیں ابتدا میں اس ادارے کو صرف خیالات میں ہم آہنگی پیدا کرنی ہو گی۔ اور اس مرحلے پر کسی ممبر ملک سے یہ نہیں کہا جائے گا۔ کہ وہ اپنی خود مختاری کا کوئی حصہ کونسل کے حوالے کر دے

یہ انتہائی حوصلہ افزا بات ہے کہ ان ملکوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ یورپی تہذیب کے فائدے کے لئے اتحاد کا تجربہ کریں۔

معاہدہ برسلز کے مستقل کمیشن نے مجلس وزراء اور مشاورتی کونسل کیلئے جو اصول وضع کئے تھے وہ اس کانفرنس میں پیش ہو چکے ہیں اب یہ کانفرنس کا کام ہے۔ کہ وہ ان میں ترمیم و اضافہ کر کے ایک باقاعدہ قانون کی حیثیت دے (ر ب۔ا س)

یکم اپریل سے کلکتہ میں پاکستان پرمٹ آفس کا قیام

نئی دہلی ۳۰ مارچ:۔ معلوم ہوا ہے کہ یکم اپریل سے کلکتہ میں بھی حکومت پاکستان کا پرمٹ آفس قائم کر دیا جائے گا۔ پاکستانی ہائی کمشنر کے دفتر سے تعلق رکھنے والے ایک ترجمان نے بتایا کہ پرمٹ آفس قائم کرنے کے سلسلے میں تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ (ا) حکومت اب یہ نہیں چاہتی۔ کہ کلکتہ سے پاکستان آنے والے ہندوستانی باشندوں کو پرمٹ کی پابندیوں سے مزید عرصہ کے لئے مستثنےٰ سمجھا جائے چنانچہ فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ کہ یکم اپریل سے کلکتہ کا پرمٹ آفس بھی باقاعدگی سے اپنا کام شروع کر دے گا یہ آفس پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم کلکتہ کی زیر نگرانی کام کریگا۔ اس دفتر سے صرف مغربی پاکستان جانے والوں کو اجازت نامے دیئے جائیں گے۔ مشرقی پاکستان کے لئے اب بھی کسی پرمٹ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہو گی۔ (اسٹار)

یورپی کونسل کا صدر مقام "سٹراس برگ"!

لندن ۳۰ مارچ:۔ یورپ کے دس ممالک کی جو کانفرنس کونسل آف یورپ کی تشکیل کے لئے یہاں ہو رہی ہے۔ خیال ہے کہ وہ جرمنی کے شہر "سٹراس برگ" کو کونسل کا صدر مقام تجویز کرے گی۔ (ر ب۔ا س)

انڈین نیشنل کمیشن کا افتتاح

نئی دہلی ۳۰ مارچ:۔ معلوم ہوا ہے کہ انڈین نیشنل کمیشن کے پہلے اجلاس میں افتتاحی تقریر ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کریں گے۔ کمیشن کا اجلاس ۹ اور ۱۰ اپریل کو نئی دہلی میں ہو رہا ہے۔ (اسٹار)

یونیسکو میں لنکا کا حق رکنیت

کولمبو ۳۰ مارچ:۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے تعلیمی۔ سائنسی اور ثقافتی شعبہ کی کونسل کو لنکا کا حق رکنیت تسلیم کر لینے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن فیصلے پر ادارے کی جنرل کانفرنس کی تصدیق ضروری ہے۔ یہ کانفرنس ماہ ستمبر میں پیرس میں

پولینڈ کا تجارتی وفد ہندوستان آرہا ہے

نئی دہلی ۳۰ مارچ:۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پولینڈ کا ایک تجارتی وفد مسٹر جوزف لوبیجی کی زیر سرکردگی اپریل کے اوائل میں ہندوستان آرہا ہے۔ یہ وفد پانچ افراد پر مشتمل ہو گا۔ حکومت ہند کے افسران اور حکام سے گفت و شنید کے بعد وفد بمبئی اور کلکتہ بھی جائے گا۔ پولینڈ مشینری اور دیگر صنعتی سامان کے عوض ہندوستان سے میگنیز چائے اور جوٹ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ (اسٹار)

297

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے ریل کاروں کے اوقات مندرجہ سیکشنوں میں حسب ذیل ہونگے (۱) لاہور۔جلو اور واپسی (۲) لاہور۔قصور۔گنڈا سنگھ والا اور واپسی (۳) لاہور۔شورکوٹ براستہ تاندلیانوالہ اور واپسی (۴) لاہور۔سانگلہ ہل۔لائلپور۔شورکوٹ اور واپسی (۵) لاہور۔وزیر آباد۔سانگلہ۔لائلپور اور واپسی

لاہور۔مغلپورہ۔جلو سیکشن

سٹیشن	آمد	روانگی	آمد	روانگی	آمد	روانگی	آمد	روانگی	آمد	روانگی	آمد	روانگی	آمد	روانگی	آمد	روانگی
لاہور	—	۵-۳۵ صبح	—	۷-۱۰ صبح	—	۷-۵۰ صبح	—	۸-۵۵ صبح	—	۱۵-۱۵	—	۱۷-۱۵	—	۱۸-۱۷	—	۱۹-۵۰
مغلپورہ	۵-۴۲	۵-۴۴ "	۷-۱۶ صبح	—	۷-۵۶	۷-۵۸	۹-۱	۹-۳	۱۵-۲۱	۱۵-۲۳	۱۷-۲۱	۱۷-۲۳	۱۸-۲۵	۱۸-۲۷	۱۹-۵۶	۱۹-۵۸
جلو	۵-۵۷	—	—	—	۸-۱۲	—	۹-۱۷	—	۱۵-۳۷	—	۱۷-۳۷	—	۱۸-۴۲	—	۲۰-۱۲	—
جلو	—	۶-۲	—	—	—	۸-۲۰	—	۹-۲۲	—	۱۵-۵۹	—	۱۷-۴۵	—	۱۸-۵۲	—	۲۰-۱۸
مغلپورہ	۶-۱۶	۶-۱۸	—	۷-۲۶	۸-۳۸	۸-۴۰	۹-۳۶	۹-۳۸	۱۶-۱۳	۱۶-۱۵	۱۷-۵۹	۱۸-۱	۱۹-۶	۱۹-۸	۲۰-۳۳	۲۰-۳۶
لاہور	۶-۲۵	—	۷-۳۲	—	۸-۴۷	—	۹-۴۴	—	۱۶-۲۲	—	۱۸-۷	—	۱۹-۱۵	—	۲۰-۴۳	—

لاہور۔قصور۔گنڈا سنگھ والا سیکشن

سٹیشن	آمد	روانگی	آمد	روانگی
لاہور	—	۱۱ بجے صبح	—	۵ بجکر ۲۰ منٹ
رائے ونڈ	۱۱ بجکر ۵۵ منٹ صبح	۱۲ بجے دوپہر	۶ بجکر ۱۲ منٹ شام	۶ بجکر ۱۸ منٹ شام
قصور	۱۲ بجکر ۴۰ منٹ دوپہر	۱۲ بجکر ۵۴ منٹ دوپہر	۷ بجکر ۱ منٹ	۷ بجکر ۵ منٹ
گنڈا سنگھ والا	ایک بجے بعد دوپہر	—	۷ بجکر ۱۸ منٹ	—

سٹیشن	آمد	روانگی	آمد	روانگی
گنڈا سنگھ والا	—	ایک بجکر ۱۰ منٹ	—	۷ بجکر ۳۰ منٹ شام
قصور	ایک بجکر ۲۵ منٹ دوپہر	ایک بجکر ۳۰ منٹ دوپہر	۷ بجکر ۳۴ منٹ شام	۷ " ۴۰ منٹ شام
رائے ونڈ	۲ بجکر ۱ منٹ دوپہر	۲ بجکر ۵ منٹ دوپہر	۸ " ۱۶ " "	۸ " ۲۰ منٹ شام
لاہور	۲ بجکر ۵۴ منٹ دوپہر	—	۹ " ۵ " "	—

لاہور۔شورکوٹ۔براستہ تاندلیانوالہ

سٹیشن	آمد	روانگی	آمد	روانگی
لاہور	—	۸ بجکر ۱۰ منٹ صبح	—	—
قلعہ شیخوپورہ	۹ بجکر ۲۰ منٹ صبح	۹ بجکر ۱۰ منٹ صبح	—	—
جڑانوالہ	۱۰ بجکر ۴۰ منٹ صبح	۱۰ بجکر ۴۳ منٹ صبح	—	—
تاندلیانوالہ	۱۱ بجکر ۲۵ منٹ صبح	۱۱ بجکر ۲۸ منٹ صبح	—	—
پیر محل	ایک بجکر ۲ منٹ دوپہر	ایک بجکر ۴ منٹ دوپہر	—	—
شورکوٹ روڈ	ایک بجکر ۳۰ منٹ دوپہر	—	—	—

سٹیشن	آمد	روانگی	آمد	روانگی
شورکوٹ روڈ	—	۲ بجے بعد دوپہر	—	—
پیر محل	۲ بجکر ۲۲ منٹ بعد دوپہر	۲ بجکر ۲ منٹ بعد دوپہر	—	—
تاندلیانوالہ	۴ بجکر ۱ منٹ شام	۴ بجکر ۶ منٹ دوپہر	—	—
جڑانوالہ	۵ بجکر ۱۰ منٹ شام	۵ بجکر ۳ منٹ شام	—	—
قلعہ شیخوپورہ	۷ بجکر ۵ منٹ شام	۷ بجکر ۱ منٹ شام	—	—
لاہور	۸ بجکر ۱ منٹ شام	—	—	—

لاہور۔سانگلہ ہل۔لائلپور۔شورکوٹ روڈ

سٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	—	۶—۳۵
قلعہ شیخوپورہ	۷—۳۰	۷—۴۰
سانگلہ ہل	۸—۵۳	۸—۵۶
چک جھمرہ	۹—۲۴	۹—۲۷
لائلپور	۹—۵۰	۱۰—۵
گوجرہ	۱۱—۹	۱۱—۱۹
شورکوٹ روڈ	۱۲—۳۰	—

سٹیشن	آمد	روانگی
شورکوٹ روڈ	—	۳—۲۰
گوجرہ	۱۴—۲۸	۱۴—۳۱
لائلپور	۱۵—۴۰	۱۵—۵۰
چک جھمرہ	۱۶—۲۶	۱۶—۲۹
سانگلہ ہل	۱۷—۲۴	۱۷—۱۷
قلعہ شیخوپورہ	۱۸—۲۰	۱۸—۲۶
لاہور	۱۹—۱۰	—

لاہور۔وزیر آباد۔سانگلہ ہل۔لائلپور سیکشن

سٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	—	۱۹—۳۰
کاموں کی	۲۰—۲۸	۲۰—۳۰
گوجرانوالہ ٹاؤن	۲۰—۴۷	۲۰—۵۰
وزیر آباد	۲۱—۳۰	—
وزیر آباد	دوسرے دن	۶—۲۰
حافظ آباد	۷—۲۳	۷—۳۲
سانگلہ ہل	۸—۲۴	۸—۲۸
چک جھمرہ	۸—۵۰	۸—۵۳
لائلپور	۹—۱۲	—

سٹیشن	آمد	روانگی
لائلپور	—	۹—۲۰
چک جھمرہ	۹—۳۸	۹—۴۰
سانگلہ ہل	۱۰—۱	۱۰—۴۰
حافظ آباد	۱۰—۵۲	۱۰—۵۶
وزیر آباد	۱۱—۵۵	۱۲—۵
گوجرانوالہ ٹاؤن	۱۲—۴۹	۱۲—۵۲
کاموں کی	۱۳—۱۲	۱۳—۱۵
لاہور	۱۴—۰	—

۹۵۵ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این۔ڈبلیو۔آر۔ لاہور

ہندوستان میں ریڈیو اور راڈر کا کارخانہ

نئی دہلی ۳۱ مارچ - ہندوستان میں ریڈیو کے سامان اور راڈر تے ایک کارخانہ کی سکیم بنانے کے لئے حکومت نے فرانس کی ایک کمپنی سے معاہدہ کیا ہے - یہ کارخانہ وہ ریڈیو تیار نہیں کرے گا جو عام طور پر گھروں میں استعمال ہوتے ہیں - منصوبہ کی رپورٹ کو دیکھنے کے بعد اگر حکومت ہند نے اسے منظور کیا تو مذکورہ ادارہ حکومت کے فیصلے کے مطابق ریڈیو کا سامان اور راڈر تیار کرنے کے لئے کام شروع کر دے گا - کمپنی منصوبے کے لئے ٹیکنیکل مدد بھی مہیا کرے گی - تو تعہے کہ منصوبے کی رپورٹ چھ ماہ میں تیار ہو جائے گی - اس معاہدے پہ حکومت ہند کی طرف سے وزارت رسد کے سیکرٹری مسٹر دیس - اے وینکٹارامن اور فرانس کی کمپنی کی طرف سے مسٹر ایل-بی بولانگار نے دستخط کئے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب امریکہ اور برطانیہ کی دو کمپنیوں سے بھی حکومت ایسے معاہدے کرنے والی ہے۔

ایک تعلیمی رسالہ کا اجراء

نئی دہلی ۳۰ مارچ - حکومت ہند کی وزارت تعلیم کی طرف سے ایک نیا سہ ماہی رسالہ جاری کیا جا رہا ہے - اس کا نام "دی ایجوکیشن کوارٹرلی" ہوگا - اس رسالے کا پہلا نمبر مارچ کے آخیر تک شائع ہو جائے گا۔

یہ نیا رسالہ ایک مستند حیثیت کا حامل ہوگا۔ اور اس میں تعلیمی اور ثقافتی سرگرمیاں درج ہونگی ہندوستان اور غیر ممالک میں تعلیم کے متعلق مفید اطلاعات بھی دی جائیں گی - اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ فی کاپی ہوگی - خواہشمند اصحاب مینجر آف پبلیکیشنز سول لائنز دہلی سے اسے حاصل کر سکتے ہیں۔

احتجاج

لاہور ۳۱ مارچ - آج قصور سے واپسی پر اخباروں کے رپورٹر اور پریس فوٹو گرافرز کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت میاں محمد شفیع منعقد ہوا جس میں قصور کے ڈپٹی کمشنر ... پولیس ڈی - او کی بد سلوکی کی سخت مذمت کی گئی - فوٹو گرافرز نے احتجاج کے طور پر دہلی کا انعام واپس کر دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس اجلاس نے اس کی تائید کی اور کہا رپورٹ بھی محض اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ یہ معاملہ قومی اہمیت کا حامل ہے - (نامہ نگار خصوصی)

مہاجرین کشمیر کا جلسہ

لاہور ۳۰ مارچ - پچھلے بدھ کو شاہ عالمی دروازہ کے اندر خواجہ غلام نبی گلکار ایم - ایل - اے کشمیر کی صدارت میں مہاجرین کشمیر کا جلسہ ہوا جس میں ایک انجمن بنائی گئی جس کے صدر خواجہ عبدالصمد اور سیکرٹری خواجہ عبدالعزیز منتخب ہوئے۔

مہاجرین کو گزارہ الاؤنس پہلی شرح پر ہی دیا جائے گا

لاہور ۳۱ مارچ - مہاجرین کو اپریل ۱۹۴۹ء میں کسٹوڈین جائداد متروکہ مغربی پنجاب کا منظور کردہ الاؤنس بابت ماہ مارچ ۱۹۴۹ء پہلی شرح پر ہی دیا جائے گا - مگر شرط یہ ہے کہ گزارہ الاؤنس لینے والے مہاجرین متعلقہ افسر خزانہ کے پاس اس امر کی ایک تحریری سند پیش کریں - کہ اگر ہندوستان میں ان کی جائداد کی آمدنی ان کو ادا شدہ رقوم کے مقابلہ میں ناکافی پائی گئی - تو ان سے گزارہ الاؤنس کی کل رقم یا اس کا ایک حصہ جیسی کہ صورت ہو کسٹوڈین کے مطالبہ پر واپس لیا جائے گا - صوبہ کے تمام افسران خزانہ کو اس بارہ میں ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔

مسٹر ایڈن لنڈن چلے گئے

کراچی ۳۱ مارچ برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایڈن پر عظیم ہند و پاکستان کا دورہ کرنے کے بعد واپس لنڈن روانہ ہو گئے آپ نے ایک بیان میں کہا - پاکستان اور ہندوستان دونوں مملکتیں کے پیچیدہ مسائل کو جس خوبی سے سلجھا رہے ہیں اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں -

جمع شدہ کفالتوں کی واپسی

لاہور ۳۱ مارچ - تقسیم کے بعد جس صوبہ سے سرکاری ملازموں کو ہجرت کر کے آنا پڑا وہاں ان کی جمع شدہ کفالتوں کی واپسیوں کے سوال پہ مشرقی و مغربی پنجاب کی حکومتیں غور کر رہی ہیں - ان تمام اضلاع میں (جو اب مشرقی پنجاب کا حصہ بن گئے ہیں) کام کرنے والے مسلمان سرکاری ملازمین کو جنہوں اپنے اپنے دفتروں میں کفالتیں جمع کرا رکھی تھیں - چاہیئے کہ اس سرکاری اطلاع کی تاریخ اشاعت کے ایک ماہ کے اندر اندر افسر متعینہ شیلی ڈپو (محکمہ تقسیم) سول سیکرٹریٹ لاہور کے پاس کفالتوں کی واپسی کے سلسلہ میں اپنے دعاوی پیش کر دیں -

وفات

آج چوہدری محمد شریف صاحب اشرف واقف زندگی کا اکلوتا لڑکا قضائے الہی سے فوت ہو گیا اناللہ وانا الیہ راجعون - احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے -

نور احمد واقف زندگی

مسودہ قانون بابت کپاس کنٹرول

لاہور ۳۱ مارچ ہز ایکسیلینسی گورنر مغربی پنجاب نے مسودہ قانون بابت کپاس کنٹرول مغربی پنجاب مجریہ ۱۹۴۹ء پر منظوری دیدی ہے - جو اب فوراً نفاذ پذیر ہوگا - اس قانون کے ماتحت کپاس بیلنے والے کارخانوں میں کپاس کی بہم رسانی میں باقاعدگی ہو جائے گی - اور کپاس اوٹنے اور پریس کرنے والے کارخانوں کو لائسنس دینے جاری کریں گے -

چاند کا سفر چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں

لندن ۲۱ مارچ (سٹار) جو سائنسدان بہت بلندی پر راکٹ کی سرگرمیوں اور کائنات میں امریکہ کی دفاعی محکمہ کی "زمین کے تابع" پلیٹ فارم قائم کرنے کی سکیم پر کام کر رہے ہیں - ان کو یقین ہے کہ چاند تک ۲۴ گھنٹوں میں پہنچ جانا بہت ممکن ہے -

امریکی ستارہ دان ڈاکٹر لانڈ مورٹن نے کائنات میں سفر کرنے کے امکانات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ زمین سے ۵ ہزار میل کی بلندی پر کائنات میں سفر کرنے والے جہازوں پر کنٹرول قائم رکھنے کے لئے چھوٹے چھوٹے راکٹوں کے بہت تھوڑے دباؤ کی ضرورت پڑے گی ایک بڑا مرحلہ یہ ہے - کہ جہاز کے کنٹرول کو ہاتھ سے دئے بغیر کس طرح زمین کی کشش پر قابو پایا جا سکتا ہے - انہوں نے کہا - اگر ہم اسے ۷ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے روانہ کریں تو وہ غائب ہو جائے گا - لیکن اگر اسے ۴ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چھوڑیں تو وہ تقریباً ۵ ہزار میل تک جائے گا - اور ایک کروڑ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتے ہوئے وہ چاند تک ۲۴ گھنٹوں میں پہنچ جائے گا - وہاں کے لئے ہمیں آکسیجن کے دباؤ کے سوٹ پہننے کی ضرورت پڑے گی اور بھاری جوتے پہننا پڑیں گے مہین قسم کی خاک میں دھنس جانے کی احتیاط رکھنا پڑے گی - جس سے چاند ڈھکا ہوا ہے - ہمیں اپنے پہنچنے کا وقت بھی ہوشیاری سے منتخب کرنا پڑے گا - کیونکہ ۱۴ دن تک چاند کے ایک جانب درجہ حرارت دن کے وقت ابلنے کے درجہ حرارت کے برابر ہوتا ہے اور دوسرا رخ نقطہ انجماد سے بھی ۱۵۰ درجہ نیچے ہوگا - مریخ زیادہ بہتر مقام ہوگا جس کا سفر ۲۰۰ دن کا ہے مشتری تک میں ہزار دن اور پلوٹو تک پہنچنے میں ۶۰ سے ۷۰ سال تک کا عرصہ درکار ہوگا - اگرچہ وہاں ہوا کا دباؤ نہیں ہوگا - لیکن پھر بھی اپنے راکٹوں کی ضرورت پڑے گی - لیکن یقیناً ہم اتنے عرصہ زندہ نہ رہ سکیں گے -

اچھوتوں کی شکایت صوبہ لیگ میں

لاہور ۲۱ مارچ نواب زادہ ولایت علی خاں جنرل سیکرٹری صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب نے صدر مغربی پنجاب "اچھوت فیڈریشن" مسٹر رام داس سیہ کو ایک خط کے ذریعے سے اطلاع دی ہے - کہ اچھوت فیڈریشن کے سیالکوٹ کی شہری مسلم لیگ کے خلاف اعتراضات کا معاملہ صوبہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں پیش کر دیا جائے گا۔

بقیہ تقریر گورنر جنرل

والاحضرت نے فرمایا - مجھے آپ کے جذبہ صحت جسمانی اور دیگر کرتبوں کو دیکھ کر بے حد مسرت ہوتی ہے - اس تھوڑے سے عرصے میں آپ نے جس قدر مہارت حاصل کر لی ہے - اس کے لئے آپ بلاشبہ مستحق مبارکباد ہیں - آپ کی جماعت صحیح معنوں میں رضا کار ہے کہ بغیر کسی معاوضے کے قوم و ملک کی حفاظت کے لئے میدان میں آ گئی ہے - ملک کے ناساز گار حالات کو دیکھتے ہی آپ کا اس رضا کارانہ خدمت کے لئے میدان میں آ جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ اپنے فرائض سے غافل نہیں ہیں -

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے والاحضرت نے فرمایا - قومی رضا کار دفاع وطن کے لئے وقت پر ایک آہنی دیوار کا کام دے سکتے ہیں - اور آپ کی گذشتہ خدمات و آئندہ عزائم کو دیکھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ ایسی جماعتوں پر آڑے وقت میں بھروسہ کیا جا سکتا ہے -

گورنر جنرل نے فرمایا مسلمان زندگی کے اول سے آخر تک ایک سپاہی ہوتا ہے اور وہ اللہ کا سپاہی بن کر تادم آخر اپنی اور دوسروں کی حفاظت کرتا ہے - میں بے حد خوش ہوں کہ قوم میں عسکری روح بیدار ہو چکی ہے - یہ ایک نیک فال ہے اس امر کی کہ جو تعمیری فرائض ہمارے سامنے ہیں ہم ان کو بطریق احسن انجام دے سکیں گے -

والاحضرت کی تقریر سے پہلے لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر جعفری نے نہایت خلوص بھرے الفاظ میں والاحضرت کا خیر مقدم کیا - قومی رضا کاروں کی تنظیم سے متعلقہ کوائف بتاتے کہ اس سب ڈویژن میں چالیس ہزار قومی رضا کار ہیں اور یہ اس بے سروسامانی کے عالم میں ہے - جب ہمارے ذرائع نہایت محدود ہیں اور ہمیں وقت پر دانہ پانی میسر نہیں آتے۔

والاحضرت پنڈال میں ٹھیک سوا نو بجے تشریف لے آئے - پہلے آپ نے کار میں بیٹھ کر میل بھر لمبے پنڈال میں پھر کر سلامی لی - اس کے بعد شاہ عبدالخالق سکول کے بچوں کے کرتب دیکھے ورزشی کرتب ملاحظہ فرمائے اور کبڈی کا میچ دیکھا - اتنے میں رستم زماں گاماں پہلوان گرز سنبھالے بلٹ پر اپنی عالمگیر شہرت کی نشانی باندھے رستم پنجاب امام بخش - حمیدا پہلوان اور بھولو پہلوان کو لے کر حاضر ہوئے اور والاحضرت سے مصافحہ کیا - اس کے بعد گاماں اور امام بخش و دیگر پہلوانوں نے اکھاڑے میں اتر کر پہلوانوں کے بعض کرتب دکھائے

ریلی کا پروگرام ختم ہونے کے بعد اخبار نویسوں کا یہ گروپ سرحد پاکستان پر پہنچا اور پندرہ بیس منٹ تک سرحد پار کے علاقے کا ملاحظہ کرنے اور اسکے لوگوں کو ملنے کے [illegible] (نامہ نگار خصوصی)